مولانا ابوالسلام محمد صدیق (سرگودھا)

عورت کی شہادت کا مسئلہ

چند روز پیشتر خواتین نے مسئلہ شہادت میں مردوں کے برابر حقوق کا مطالبہ کرتے ہوئے سڑکوں پر احتجاجی مظاہرے کیے ہیں۔ ان کا یہ ذہن ہے کہ شہادت کے بارے میں اسلام نے ان کو مردوں کے برابر حق نہیں دیا مگر یہ ان کی غلط فہمی اور مسئلے کی حقیقت سے بیخبری ہے۔ اسلام نے شہادت کے بارے میں جو راہ متعین کی ہے وہ عین فطرت کے مطابق ہے مرد اور عورت دونوں کو پورا پورا حق دیا ہے۔ قرآن مجید نے اس مسئلے کی وضاحت اس طرح فرمائی ہے:

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَإِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَأَتَانِ ۔ الایۃ (البقرۃ)

یعنی "اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ بناؤ وہ نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔"

ان کی شہادت کی کیفیت کی وضاحت اس طرح آئی ہے کہ دونوں عورتوں میں سے ایک شہادت دے گی اور دوسری عورت اس کو بغور سنے گی۔ اس کی وجہ یہ بیان ہوئی:

"أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ"

یعنی "شاہدہ کے بھولنے پر دوسری اس کو یاد کرا دے گی" قرآن مجید نے شہادت کی جو صورت بیان کی ہے اس سے سات باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ مالی معاملات اور معاوضات کے مسائل میں دو گواہوں کی ضرورت ہے جو مرد ہوں۔ اگر دو میسر نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔

دوسری بات یہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت اس وقت معتبر ہوگی جب ان کے ساتھ ایک مرد ہو۔

تیسری بات یہ ہے کہ دونوں عورتوں کو واقعہ کا علم ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر شہادت اور تذکیر بے معنی ہے۔ چوتھی بات یہ ہے گواہی دینے والی تو ایک عورت ہوگی دوسری مذکرہ ہوگی جو شہادت کے کسی حصہ کو بھولنے پر اطلاع دے گی۔

پانچویں بات یہ ہے کہ گواہی دونوں عورتوں کی موجودگی میں ہوگی۔

چھٹی بات یہ ہے کہ یہ صورت درست نہیں ہے کہ ہر دو عورتوں کی شہادت جمع ہوکر ایک مرد کی شہادت کے برابر ہوگی۔ اس کو تسلیم کر لینے سے "فتذکر احداھما الاخری" "ایک عورت دوسری کو یاد دلائے گی" آیت کا معنی بے کار ہو جاتا ہے۔ امام ابن کثیرؒ نے لکھا ہے: "ان شہادتہما معہا تجعلہما کشہادۃ رجل فقد ابعد" یعنی "جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک عورت کی شہادت دوسری سے مل کر مرد کی شہادت کے برابر ہوتی ہے ان کا یہ قول عقل و نقل سے بعید ہے"۔ صحیح صورت وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہے کہ دونوں میں سے شہادت تو ایک عورت دے گی دوسری مذکرہ یاد دلانے والی ہوگی۔

ساتویں بات یہ ہے کہ اگر شہادت دہندہ عورت شہادت کے کسی اہم حصے کو بھولے یا غلطی کرے جس سے حق ثابت ہوتا ہو نسیان یا خطا کے بعد تو پہلی کی شہادت متاثر نہ ہوگی۔

مذکورہ بالا سات عموماً پانچویں اور آخری بات پر خصوصاً خواتین توجہ فرمالیں تو وہ کبھی بھی یہ محسوس نہ کر پائیں گی کہ شہادت کے بارے میں اسلام نے ان کے ساتھ بے انصافی کی ہے۔ غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کا احسان اور رعایت و عنایت صرف اور صرف عورتوں کے لیے ہے۔

مرد دو گواہ ہوں۔ ایک کی موجودگی میں دوسرا مرد گواہی دینے کا مجاز نہیں مگر ایک عورت دوسری عورت کی موجودگی میں گواہی دے گی اس لیے کہ ان میں سے ایک شاہدہ دوسری مذکرہ ہے۔ ان ہر دو کی حیثیت الگ الگ ہے۔

شہادت دیتے وقت مرد کسی ایسی غلطی کا مرتکب ہو جائے یا شہادت کا ایسا حصہ بھول جائے جس سے حق تلف ہونے کا امکان ہو تو مرد کی تمام کی تمام شہادت مسترد ہوگی۔ اگر عورت سے ایسی حرکت سرزد ہو جائے تو اس کی شہادت مسترد نہیں ہوگی کیونکہ

اس کمی کو وُہ عورت پُورا کر دے گی جو مذکرہ ہے۔ اس کو ساتھ محض اسی لیے ملایا گیا ہے کہ بھولنے پر وُہ یاد دلائے۔

دو عورتوں کو شہادت میں ایک ساتھ اس لیے رکھا گیا ہے کہ نسیان اور غلطی کا امکان مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ مالی معاملات اور معاوضات قسم کے مسائل کا عموماً تعلق مردوں سے ہوتا ہے۔ عورتوں کو شاذ و نادر ہی اس قسم کے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لیے ایسے معاملات میں عورتوں کی یادداشت مردوں کی نسبت کمزور ہوتی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جب مال وغیرہ کے مسائل سے عورتوں کا تعلق بہت کم ہے اور وُہ مالی معاملات کی دقیق باتوں سے کم متعارف ہوتی ہیں تو مالی معاملات کی پیچیدگیوں کو حل کرنا اور اس کو پوری طرح سلجھانا صنفِ نازک کے بس کا روگ نہیں۔ ایسے معاملات میں صرف ایک عورت کی شہادت پر اسلام نے اکتفا نہیں کیا۔ اس کی شہادت میں کسی کمی بیشی اور سہو و نسیان کا جو احتمال ہے اس کے تدارک کے لیے دوسری عورت کو ساتھ ملانے کا حکم دیا گیا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ عموماً عورت کی طبیعت انفعالی ہوتی ہے۔ وُہ واقعات و حادثات سے بہت جلد متاثر ہو جاتی ہے۔ یہ مشاہدہ کی بات ہے کہ جب بچہ اپنی ماں سے کسی شے کا مطالبہ کرتا ہے تو جائز اور ناجائز طریق سے اس کے مطالبہ کو پُورا کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ انفعالی طبیعت کی وجہ سے اس کی شہادت پر پُورا اطمینان نہیں ہوتا، اس کی تلافی دوسری عورت کے ساتھ ملانے سے ہو سکتی ہے۔

اسلام کی طرف سے شہادت کے معاملہ میں جو رعایت و عنایت عورتوں کو حاصل ہے مرد اس سے محروم ہیں۔ بایں ہمہ وُہ کسی بے صبری اور اضطراب کا اظہار نہیں کرتے۔ وُہ سمجھتے ہیں کہ شہادت کا جو طریق اسلام نے پیش کیا ہے وُہ عین فطرت کے مطابق ہے۔ اس خصوصی رعایت و عنایت کے باوجود اگر کوئی عورت اسلام کے بتاتے ہوتے قانونِ شہادت کو اپنے لیے باعث تحقیر اور حق تلفی تصور کرتی ہے تو وُہ غلط فہمی میں مبتلا ہے یا پھر کسی سیاسی شکاری کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے جو صنفِ نازک کی شان کے خلاف ہے۔ یہ تو ہم بتا چکے ہیں کہ ایک مرد کے ساتھ دو عورتوں کی

ضرورت ہر مسئلہ میں پیش نہیں آتی، بلکہ جن مسائل کا تعلق مالی معاملات اور معاوضات کے مسائل سے ہو۔ ان میں دو گواہوں کی ضرورت ہے جو مرد ہوں اور وہ میسر نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قصاص اور حدود کے ماسوا باقی تمام پیش آمدہ مسائل میں عورت گواہی دینے کی مجاز ہے جبکہ بعض ایسے مسائل ہیں، کہ ان میں عورت کی شہادت کو مرد کی شہادت پر فوقیت حاصل ہے۔ مثلاً رضاعت، عدت، حیض، نفاس وغیرہ۔ جب شہادت کے مسئلہ کی یہ نوعیت ہے اور اسلام نے مرد اور عورت کو ان کا جائز حق دے دیا ہے تو سڑکوں پر نکل آنے کا کوئی جواز نہیں۔ اس میں اسلامی تعلیم کی توہین بھی ہے جس کی حمایت اور تائید کا قطعاً سوال پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کے خلاف کفر و ارتداد کے فتادے عائد کرنے کا بھی کوئی جواز ہے، مفتیانِ کرام کو بھی اس مسئلے پر حزم و احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ایسے حالات پیدا کرنے سے پرہیز ضروری ہے جو ملک میں انتشار و افتراق کا باعث ہوں جب کہ ملک بیرونی اعداء اور ہر قسم کے مصائب سے گھرا ہوا ہو۔

اگر آپ کے نام آنے والے رسالہ پر

"آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگی ہے تو براہ کرم فی الفور اپنا سالانہ زرِ تعاون مبلغ ۲۰ روپے ارسال فرما دیں۔

ورنہ آئندہ ماہ بذریعہ وی پی پی وصول کرنے کے لیے آپ کو تین روپے زیادہ ادا کرنے پڑیں گے۔ والسلام۔

ادارہ